عرفانِ وآگہی
مولا صاحب العصر والزمان
عجل اللہ فرجہ الشریف
www.asadbukharii.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرامین سرکار سرور دو جہاںؐ و آئمہ اطہار صلوٰۃ اللہ والسلام اللہ علیہم اجمعین

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اللہ عزوجل کی طرف سے میری امت کا افضل ترین عمل اور افضل ترین عبادت ظہور (امامؑ) کا انتظار ہے۔

(میزان الحکمت حدیث نمبر 1201,1202) (کمال الدین جلد نمبر 2، باب نمبر 55، جلد نمبر 1، باب نمبر 25)

(بحارالانوار جلد نمبر 52 باب نمبر 22)

پھر فرمایا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو میرے اہل بیت **میں** سے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے زمانہ کو پائیں گے۔ (بحارالانوار ج 52 ص 129)

مولا سید الساجدین علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا!

امام زمانہؑ کے ظہور کا انتظار بہت سی مصیبتوں سے چھٹکارے کا باعث ہے۔

(میزان الحکمت حدیث نمبر 1196) (کمال الدین جلد نمبر 1 باب نمبر 31 صفحہ نمبر 318)

اور فرمایا: رحمت فرما حجت القائمؑ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف پر اور ان **سب** پر جو دوست رکھے اُن کو اور اُن سے دوستی رکھ اور دشمنی رکھ اُن سے جو دشمنی رکھے ان سے اور آل محمدؐ کے شیعوں کی مدد فرما اور مجھے قائمؑ آل محمدؐ کا دیدار نصیب فرما

اور مجھے ان کے پیروکاروں ان کے مددگاروں اور ان کے کام سے خوش ہونے والوں میں قرار دے۔ (مفاتیح الجنان ص232)

مولا امام باقر العلوم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا!

میرے ماں باپؑ اس ہستی پر **قربان** ہو جائیں کہ جس کا نام میرے نام کی مانند ہے اُس کی کنیت بھی میرے والی ہے۔ (بحارالانوار جلد2 ص139)

پھر فرماتے ہیں۔

اگر میں دورِ حضرت امام مہدیؑ کو پالوں تو میں ان کی خدمت میں رہنے کے لیے خود کو آمادہ رکھوں اور اپنی پوری زندگی ان کی حفاظت کروں۔

(بحارالانوار جلد2 ص243)

مولا جعفر صادق علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا!

پس ظہور کی توقع صبح اور شام رکھو اور بارہویں امامؑ کا انتظار کرنے والا اُس شخص کی مانند ہے جو تلوار نیام سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کر رہا ہو۔ (میزان الحکمت حدیث نمبر1204) (الکافی جلد نمبر1 صفحہ نمبر333)

مولا جعفر صادقؑ کے جذبات

میں مہدیؑ نہیں ہوں لیکن اگر میں ان کے زمانہ کو پالوں تو میں اپنی پوری زندگی ان کی خدمت میں گزار دوں۔ (بحارالانوار جلد51 ص158)

العجل یاولی النعمۃ

امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا!

یہ غیبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہوگی اس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کا امتحان لے گا۔ (صبح جمعہ دعائے ندبہ کے ہمراہ صفحہ 31)

مولا امام علی رضا علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا!

اس کے لیے تمام زمین وآسمان میں بسنے والے عاشقین گریہ کریں گے، ہر مردوزن اس کے لیے محزون اور سب آہ وزاری کریں گے۔

(صبح جمعہ دعائے ندبہ کے ہمراہ صفحہ 32)

مولا امام تقی الجوادؑ علیہ الصلوات والسلام

جب چار سال کے سن میں شدید غم واندوہ میں ڈوب جاتے ہیں، تو آپؑ کے پدرؑ بزرگوار اس کا سبب دریافت کرتے ہیں۔

تو وہؑ اپنی مادر گرامی **دختر رسول** صلواۃ اللہ وسلام اللہ علیہا کے مصائب اور حضرت محسنؑ کے خون کا انتقام لینے کو زمانہ ظہور میں بیان کرتے ہیں۔

(صبح جمعہ دعائے ندبہ کے ہمراہ صفحہ 33)

مولا امام علی نقی علیہ الصلوات والسلام

سامرا کے زندان میں قائم آل محمدؐ کی یاد میں "صقر ابن ابی دلف" سے فرماتے ہیں: ہفتہ کا دن رسولؐ خدا سے مخصوص ہے۔ جمعرات کا دن میرے فرزند (حسن عسکریؑ) سے اور جمعہ کا دن میرے فرزند کے بیٹے حضرت امام مہدی عج سے مخصوص ہے۔ (صبح جمعہ دعائے ندبہ کے ہمراہ صفحہ 33)

مولا امام حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا!

خدا کی قسم ہمارے قائمؑ ہر صورت غیبت اختیار کریں گے۔ اور اُن کی غیبت کے زمانہ میں ہلاکت وتباہی سے صرف وہی بچ پائیں گے جو اُن کے جلد ظہور کی دُعا کرنے والے ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ اُن کی امامت و رہبری پر ثابت قدم رکھے گا۔ (کمال الدین ج 2 ص 377۔ القطرہ من جلد نمبر 2 ص 362)

امام زمانہؑ عجل اللہ فرجہ الشریف نے فرمایا!

ہمارے ظہور کے لیے کثرت سے دعا کرتے رہو بے شک اسی میں تمہاری سلامتی ہے۔

(احتجاج طبرسی جلد نمبر 2 صفحہ 499) (بحار الانوار جلد نمبر 53 صفحہ نمبر 77) (بحار الانوار جلد نمبر 52 صفحہ نمبر 92)

﴿ غور طلب حقیقت ﴾

جیسا کہ سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد خداوندی ہے

یوم ندعو کلَّ اناس بامامھم

ترجمہ: "ندا کے دن ہر کسی کو اُس کے امام زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اٹھایا/ پکارا/ بلایا جائے گا"

اس آیت کے مطابق یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہم جس سلطان زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی رعیت ہیں۔ وہ شریک القرآنؑ، صاحب العصر والزمانؑ، مظہر الایمانؑ، حجتِ خداؑ، نیت الصابرینؑ، ولی العالمینؑ، ولی المظلومینؑ، خاتم الآئمہؑ، خاتم الاولیاؑ، سلطانِ منصور امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہیں۔

پیغمبر دو جہاںؐ کا فرمان ہے کہ،

من مات ولم یعرف امام زمانہٗ مات میتۃ الجاھلیہ.

ترجمہ: "جو مر گیا اور نہ بنا عارف' اپنے امام زمانہؑ کا' تو جاھلیت کی موت مرا"

حارث بن مغیرہ نے صادق آل محمدؑ کی خدمت میں عرض کیا آقاؑ آپ کے جد اطہرؐ کے فرمان کے مطابق لفظ "جاھلیت" سے کیا مراد ہے؟ معصومؑ فرماتے ہیں کہ جاہلیت سے مراد کفر، نفاق اور انکار کی موت ہے تو پتہ چلا کہ جو شخص بغیر معرفت

امام زمانہ اس دنیا سے چلا گیا وہ جاہلیت یعنی نفاق، کفراور انکار کی موت مرا۔ اس کا دوسرا پہلو **توجہ طلب** ہے کہ معرفت سے کیا مراد ہے؟ یا وہ کون سی معرفت ہے جس کے حصول سے انسان اس قسم کی موت سے بچ سکتا ہے؟ تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں 38 کروڑ سے زیادہ شیعہ موجود ہیں مگر چند ایسے با معرفت افراد نہیں کہ جن کی وفاشعاری اور فداکاری پر امام زمانہؑ کو بھروسہ ہو اور وہ اعلانِ ظہور فرمائیں۔

غور طلب بات یہ ہے ہم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ آپ لوگوں نے جنگ بدر، خندق، خیبر، کربلا میں سرور کائناتؐ، شیر خداؑ، شہید کربلاؑ اور باقی آئمہ اطہارؑ کا ساتھ کیوں نہیں دیا جواب ظاہر ہے کہ ہم تو اس دور میں تھے ہی نہیں۔ لیکن ہمیں اس بات کا تو جواب دینا پڑے گا کہ جس دور میں تم تھے اُس وقت تمہارے امام زمانہؑ پردہ غیب میں خون کے آنسو روتے رہے اور تم نے کم از کم یہ دعا تک نہ مانگی کہ میرے اللہ اگر میرا کوئی چھوٹے سے چھوٹا کام تیری بارگاہ میں پسندیدہ ہو جائے تو اس کے بدلے میں میرے امام زمانہؑ کی چشم مقدس سے خون بہنا بند ہو جائے۔ کیا ہم نے کبھی یہ تمنا کی کہ ہم گیارہ آئمہؑ کی دستار کے وارثؑ منتقم آل محمدؐ کو منبر عدل پر تاج اطہر سجائے دیکھیں؟ اور یداللہ میں ذوالفقار حیدری کو چلتا ہوا دیکھیں۔

ہم اس پہلو پر سوچیں گے تو سمجھ میں آئے گا ہماری گردن پر کتنے حقوق ولی العصرؑ ہیں۔

تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو ختمی مرتبتؐ کا یہ فرمان نظر آئے گا کہ جب میرا قائمؑ آئے تو تم اُس کی نصرت کرنا چاہے تمہیں برف پر چل کر کیوں نہ آنا پڑے۔ وصی رسولؐ، امام علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے لعلؑ کے بارے میں جناب کمیل صحابی سے

العجل یا صدیق الاکبر عجل اللہ فرجہ الشریف

سب سے بڑی سچی ذات

فرمایا اے کمیل جب میرا آخری بیٹا جلوہ افروز ہوگا تو وہ کوفے کے منبر پر ایک نہایت فصیح و بلیغ خطبہ دے گا کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو یہ میرا ہاتھ نہیں یہ اللہ کا ہاتھ ہے یہ شہنشاہ انبیاؐ کا ہاتھ ہے یہ امیر کائناتؑ کا ہاتھ ہے خدا کی قسم اُس وقت تک منبر سے نہیں اتروں گا جب تک حقدار کو اس کا حق نہ دلوادوں چاہے وہ مٹی میں کیوں نہ مل چکا ہو۔ امام مجتبیٰؑ اپنے منتقمؑ بیٹے کے دور کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، طوبیٰ ہے ان کے لیے جو قائم عج کے دور کو پائیں گے۔ مولا شہید کربلاؑ شبِ عاشور اپنے جانثاران سے فرماتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب ہمارا منتقم عج آئے گا جو ظالموں کو اُن کی قبروں سے نکالے گا اور ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جائے گا جس کے وہ حقدار و سزاوار ہیں۔

الغرض ہر معصومؑ قائم آل محمدؐ کے بارے میں اظہار محبت فرماتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جب بھی منتقم آلِ محمدؐ، بقیۃ اللہ فی الارضؑ کا نام آتا تو کھڑے ہو جایا کرتے تھے جس طرح خطبہ جمعہ میں تلاوت ہوتا ہے تو سب کھڑے ہو جاتے ہیں یہ سنت اہلبیت اطہارؑ ہے۔

توقیعات مبارکہ میں خود امام زمانؑ کا فرمان ملتا ہے کہ تم لوگ ایک قدم بھی نہیں چل سکتے جب تک میری مدد تمہارے شامل حال نہ ہو اور ہاں اگر کلی طور پر، اپنے آپ کو ہمارے سپرد کردوگے تو نتائج کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اتنے شفیق، کریم امامؑ جو رعایا کا اتنا خیال رکھیں اور رعایا ہو ایسی بے خبر امام زمانہؑ خود فرماتے ہیں میرے ظہور میں تعجیل کی دعا کثرت سے کرو اسی میں تمہاری نجات اور کشائش ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ جب بھی میری جدؑ کے مصائب میں

گریہ بلند ہو تو میرے ظہور کی دعا کیا کرو۔ مگر ہماری غفلت ! جو کہ ظاہر ہے کہ ہم امام زمانہؑ کے لیے دل کی گہرائیوں سے زبان بھی نہیں ہلا سکتے کہ ہمیں کچھ نہیں چاہیے بس صرف اپنے محسن اعظمؑ کا ظہور چاہیے۔ واقعہ کربلا جس کو ہم اپنی درسگاہ قرار دیتے ہیں، یہی سبق دیتا ہے کہ کل کی کل کائنات وقت کا ولی العصرؑ ہی ہوتا ہے اور جو وقت کے امامؑ کا نہیں وہ کسی کا نہیں۔

﴿تقاضۂ مودت / فرائض رعیت﴾

﴿1﴾...... مودت کا تقاضہ **حکم** ہے کہ دن کی ابتدا اپنے آقا و مولاؑ کا صدقہ نکال کے کریں۔

﴿2﴾...... دن کا آغاز بیعت امام زمانہؑ سے اس طرح کریں کہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے امامؑ کا ہاتھ قرار دیں اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دے کر بائیں ہاتھ کے اوپر دائیں ہاتھ کو رکھ کر عہد کریں **کہ** اے میرے امامؑ آج کا دن اس عہد کے ساتھ گزاروں گا کہ کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے آپؑ کو تکلیف ہو اور جیسے ہی آپؑ کے ظہور کی ندا بلند ہوگی لبیک لبیک یا امامؑ کہتا ہوا آپؑ کی طرف دوڑ پڑوں گا کیونکہ امامؑ کا ظہور اچانک ہوگا اور صرف وہی امامؑ کی بارگاہ میں پہنچ پائے گا جو پہلے سے تیار ہوگا۔

3۔۔۔۔۔ نماز صبح کے بعد دعائے عہد 40 دن روزانہ پڑھنے والوں **کو** مولاؑ صادق آل محمدؑ نے ناصرِ قائمؑ ہونے کی بشارت دی ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر دُعائے عہد پڑھنے والا ہمارے لعل عج **کے ظہور** سے پہلے اس دنیا سے چلا جائے تو قائم عج اُس کو قبر سے اُٹھا کر اپنے ناصرین میں شامل فرمائیں گے۔

4۔۔۔۔۔ روزانہ 313 مرتبہ درود کاملہ (یارب محمد و آل محمد. صل علٰی مُحمدِ وَآلِ مُحمدِ. وَعَجل فرج آلِ مُحمد) تلاوت کرنے والا قرب وزیارتِ امامِ زمانہؑ سے مستفید ہوتا ہے۔

5۔۔۔۔۔ سورۃ بنی اسرائیل کی شبِ جمعہ تلاوت بھی زیارت امامؑ کا ذریعہ ہے۔

6۔۔۔۔۔ نماز توبہ، نماز توسل بھی بمطابق بحارالانوار قرب وزیارت امام زمانؑ کا مجرب عمل ہے۔ (جس کا طریقہ صفحہ نمبر 17 پر ہے)

7۔۔۔۔۔ مجالس عزا، پرسہ داری، زنجیر زنی منعقد کرتے وقت پرسہ وارثِ محمد آلِ محمدؑ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جائے اور ساتھ ہی یہ عرض کیا جائے کہ اس وقت کل پاک گھر کے وارث آپؑ ہیں ہمیں مختلف ادوار میں آپؑ کے گھر اطہر کے ساتھ دشمنوں کے روا رکھے جانے والے سلوک کا بڑا افسوس ہے اور چونکہ آپ مظلوموں اور شہیدوں کے وارث ہیں اس لیے ہم آپ کی جدّ کے انتقام میں **آپؑ کا** ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں۔

العجل یا وارث کعبہ

کعبہ کا وارث

8 ...... اپنی جملہ عبادات نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی کا یہی صلہ مانگیں کہ اے خداوند باری تعالیٰ اگر ہماری عبادت شرف قبولیت کو پہنچے تو اس کا اجر ہمیں اپنی ظاہری و کلی حکومت کی صورت میں دکھا کہ جس میں رجعت ہوگی جو کہ ظہور و قیام امام مہدیؑ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بغیر ناممکن ہے ہمیں وہ حکومت الٰہیہ دیکھنا نصیب ہو جس میں کلی امن، عدل و انصاف، بیماریوں اور تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل ہو یعنی انسانیت کو حقیقی منزل ملے۔

9 ...... پاک منبر پر آنے والوں پر واجب ہے کہ **وہ بتائیں** رعایا کی گردن پر حقوق امام زمانہؑ کیا ہیں؟ اور اس دور (غیبت) میں عملی نصرت امام زمانہؑ کس طرح کی جاسکتی ہے؟

اور فرمان امام زمانہؑ ''جب میری جد مظلومؑ کا گریہ بلند ہو میرے جلد ظہور کی دُعا مانگو'' کی ترغیب دی جائے ۔ نہ کہ جب گریہ بلند ہو تو کہا جائے جھولیاں پھیلاؤ اور جو دل میں ہے مانگو۔

10 ...... لوگوں کے اندر شعور بیدار کرنے کے لیے محافل منعقد کروائی جائیں جس میں نصرتِ امام زمانہؑ کی آگاہی ہو سکے۔ یہ پیغام بینرز، پوسٹرز، سٹکرز سے بھی عام کیا جاسکتا ہے۔

{11}...... اچھی رعایا ہونے کے ناطے اپنے وقت کے سلطان زمانہؑ کی خدمت میں "بمطابق درس کربلا" اپنی مکمل وفاداری کا یقین دلایا جائے، **اور پرسہ وصول کرنے والی پاک شہزادی کی بارگاہ میں عرض کریں** اور کہیں اے رسولؐ اللہ کی بیٹی"، ملکہ عالمینؑ آپ دنیا کے کونے کونے سے اپنے بیٹے کا پُرسہ وصول کرتی ہیں اور عزاداروں کے آنسوؤں کو اپنے رومال میں لیتی ہیں اب تو مظلومہِ کائنات آپ کا وارث آئے اور آپ کا گھر جلد آباد ہو (آمین)

{12}...... پوری دنیا میں آلِ محمدؐ کی بکھری ہوئی مزاریں ہم سے تقاضہ کرتی ہیں کہ صرف زیارات اور منت تک محدود نہ رہو بلکہ مودت کے حق کو ادا کرتے ہوئے رجعت (یعنی کل محمدؐ و آل محمدؐ کی دنیا میں دوبارہ ظاہری آمد اور آبادی) کی دعا مانگو تا کہ کائنات کا شاہی خاندان آباد ہو۔

{13}...... یاد رکھیں جس دل میں کربلا والوں کے سوگ کے ساتھ ساتھ ان مظلوموں کے لیے حسرت انتقام ہوگی (تو فرامین معصومینؑ کے مطابق) اگر اُس کی زندگی میں اعلان خروج ہو گیا تو ایک لمحے میں طی الارض یعنی ایک قدم **وہاں** جس خطہ زمین پر وہ ہوگا اور دوسرا قدم کعبہ میں مولاؑ کے قریب ہوگا اور اگر اس کے سوتے ہوئے اعلان خروج ہوا تو بمعہ بستر کعبہ پہنچا دیا جائے گا۔ اور اگر وہ دنیا سے چلا بھی گیا **ہوا** تو جب صاحب العصرؑ والزمان تشریف لائیں گے قبر سے اٹھایا جائے گا۔ اتنی بڑی گارنٹی صرف مولاؑ کے ناصر اور منتظر کو ہی ملی ہے۔

﴿14﴾...... کتب میں درج ہے روز عاشور کربلا میں کچھ فرشتے آئے اور تا وقت ظہور امام مہدیؑ روضہ شبیرؑ پر موجود ہیں اور صبح و شام پکار رہے ہیں۔

یَا رَبَّ الْحسینؑ. بِحَقِ الْحسینؑ.

اِشْفِ الصَّدْرِ الْحسینؑ. بِظھورِ الْحجۃِ الْقائمؑ

ترجمہ: اے حسینؑ کے رب، حسینؑ کے صدقے میں مولا حسینؑ کے سینۂ اطہر کو ٹھنڈا کر دے، قائم آلِ محمدؑ کے ظہور سے۔(اس دعا کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا خوشنودی مولا حسینؑ ہے)

اہم نکتہ

اور یہ درس کربلا بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اگر ''اپنے'' ساتھ نہ دیں تو مجبوراً ''**غیروں**'' کو شامل کیا جاتا ہے۔جیسا کہ **شب عاشور** دشمن کی فوج کے کچھ لوگ صرف اور صرف تلاوت قرآن کی آوازیں سن کر مولا حسینؑ کے لشکر میں شامل ہوئے اور شہادت سے پہلے کچھ عیسائی بھی شامل کئے گئے اور ان عظیم مرتبہ لوگوں کے لیے منتظم آلِ محمدؑ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔میرے باپ اور ماں قربان شُہداءِ کربلا پر

یا رب ظہورِ امامِ زمانؑ دکھا
آنکھیں ہیں مُنتظر رُخِ آرام وجاں دکھا
اب دم لبوں پہ ہے درِ امن و اماں دکھا
پھر برقِ ذوالفقار کو آتش فِشاں دکھا
دشمن رہے نہ ایک شاہِ مشرقین کا
اُس دن غلام سوگ اتاریں آقا حسینؑ کا

(میر انیس)

اعمالِ ارتباط و زیارت

اکثر تشنگانِ زیارتِ حبیب عجل اللہ فرجہ الشریف کا ہمیشہ پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ وہ کون سا عمل ہے جس سے ہم اپنے مقصود کائنات شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں ؟

تشنگانِ زیارتِ مولا عجل اللہ فرجہ الشریف کی تشنگی کے پیش نظر چند اعمال لکھ رہے ہیں جو یقینی طور پر مشتاقانِ زیارت کو منزل تک پہنچا سکتے ہیں، بشرطیکہ مقصدِ زیارت طلبِ ہدایت اور دینی راہنمائی ہو، اور نیت میں یہ پکا ارادہ ہو کہ جو مالک و وارثِ عصر عجل اللہ فرجہ الشریف حکم دیں گے ہم اس پر عمل کریں گے چاہے پوری دنیا کی مخالفت ہی مول کیوں نہ لینی پڑے، اس عزم صمیم کے بعد ناممکن ہے کہ انسان اپنے مولاؑ کی زیارت سے محروم رہ جائے، عالم بیداری یا عالم خواب میں ضرور زیارت ہو گی، اور ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا کہ زیارتِ امام زمانہ عجؑ خواب میں بھی ہو تو بیداری کی طرح ہے، کیونکہ یہ بھی اس حدیث کے مصداق ہے کہ جس میں فرمایا گیا تھا کہ...... من رأنی فی المنام فقد رأنی

ترجمہ: جس نے ہمیں نیند میں دیکھا ہے گویا اس نے ظاہراً بیداری میں دیکھا ہے۔

(نماز برائے زیارت)

اس نماز کی بہت اہمیت ہے، اسے کئی کتب میں لکھا گیا ہے، مگر اس کا طریقہ نہیں لکھا گیا، اس لیے کئی حضرات اسے ادا کرنے کے باوجود منزل کو نہیں پا سکے

کیونکہ جب تک کسی چیز کا طریقہ درست نہ ہو تو نتیجہ کیسے درست ہو سکتا ہے جبکہ سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اسی نماز کی مسلسل ادائیگی کی وجہ سے منزل مراد (اپنے امام عج کی زیارت) کو پایا ہے، اور یہ نماز مجربات میں سے ہے، آپ اسے صحیح طریقہ سے ادا کریں اور نتیجہ حاصل کریں، اس نماز کا مقدمہ نمازِ توبہ ہے، یعنی نمازِ توبہ اس کے لیے وضو کا مقام رکھتی ہے، نمازِ توبہ کا طریقہ یہ ہے۔

(طریقہ نمازِ توبہ)

پہلے وضو کرنا ہے، پھر غسل بہ نیت نمازِ توبہ کرنا ہے، اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا ہے، ہر رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ 34 مرتبہ قل اعوذ برب الفلق ایک مرتبہ، قل اعوذ برب الناس، ایک مرتبہ پڑھ کر 70 مرتبہ استغفر اللہ کی تلاوت کریں۔ یہ باقی نماز، نمازِ صبح کی طرح ادا کرنا ہے، اختتام پر چند مرتبہ

☆ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں۔

اس کے بعد یہ دعا کرنا ہے۔

☆ یا عزیز یا غفار اغفرلی ذنوبی و ذنوب جمیع المومنین والمومنات فانہ لا یغفر الذنوب الاانت

حضور اکرمؐ نے اس طرح توبہ کرنے والے کی توبہ کی قبولیت کی ضمانت دی ہے، اس کے بعد نمازِ توسل برائے زیارت ادا کریں۔

نمازِ توسل

جملہ اعمال خیر کے لیے اہتمام اور تکلف کرنا بہت ضروری ہے، اس میں جتنا تکلف کیا جائے اتنی زیادہ افادیت ہوتی ہے، مثلاً ایک آدمی نیند سے اٹھتا ہے اور دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کرتا ہے اور دو رکعت نمازِ صبح پڑھ لیتا ہے، نہ پڑھنے سے اگر چہ یہ بہتر ہے کہ اس سے آدمی بے نمازیوں کی فہرست سے باہر ہو جائے گا، مگر نماز کے حقیقی اور اعلیٰ درجوں کو نہ پا سکے گا، اور اہدافِ صلوات کا حصول نہ ہوگا، اس کے مقابلے میں کوئی شخص صبح کو اٹھتا ہے، نماز کے لیے مخصوص لباس پہنتا ہے، وضو کر کے یا غسل کر کے لباس پر خوشبو لگاتا ہے، جائے نماز کو احترام سے بچھاتا ہے، یعنی تکلف کرتا ہے اور بڑے خشوع و خضوع، یکسوئی اور حضورِ قلب سے نماز ادا کرتا ہے، تو اس کی افادیت پہلے والی نماز سے ہزار گنا زیادہ ہوگی، اس لیے پہلے نمازِ توسل کے لیے یہ اہتمام کر لیا جائے:

﴿1﴾...... اس نماز کا اہتمام بدھ کی رات سے کرنا چاہیے، یعنی منگل کا دن گزارنے کے بعد جو رات آتی ہے، کیونکہ اس نماز کو کم از کم تین راتیں پڑھنا ضروری ہے، اور اس طرح تیسری رات شب جمعہ ہوگی جو "سیدۃ اللیالی" یعنی جملہ راتوں کی سردار ہے، اور اس رات اور دن میں ہر انسان اپنے امامِ زمانہ عج کا مہمان ہوتا ہے، اور شب جمعہ اور روز جمعہ ہمارے امام زمانہ عج سے مخصوص ہے۔

﴿2﴾...... بعض لوگ منگل بدھ جمعرات اور جمعہ ان چار دنوں میں روزہ بھی رکھ لیتے

ہیں، جس سے اس کی افادیت، اور کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

3 ...... اعمال مخصوص بہ امام زمانہ کے لیے ایک لباس مختص کرنا چاہیے، سادہ کاٹن کا لباس ہو اور اگر کھدر کا لباس ہو، رنگ سفید ہو تو بہتر ہے، اسے مال خمس یعنی ایسے پیسوں سے لیا جائے جس کا خمس و زکوۃ ادا ہو چکا ہو، اور جس رقم کا حصول شرعی طرح سے درست ہو۔ عرفاء کے وصیت ناموں کو پڑھتے ہیں تو لکھا ہوتا ہے کہ ہمارے کفن کے اوپر ہماری فلاں عبا ڈال دینا، کیونکہ اس لباس کے ساتھ ہم نے چالیس سال نماز شب ادا کی ہے، یعنی ایک مخصوص لباس کو وہ چالیس سال تک عبادت کا ساتھی اور گواہ بنا کر رکھتے تھے، عمل کے لیے اوڑھنے کی چادر کا رنگ سیاہ ہو تو بہتر ہے۔

جس رات نماز توسل شروع کرنا ہو اس سے پہلے اس لباس کو اپنے ہاتھوں سے طاہر کریں، یعنی پہلے صابن وغیرہ سے دھو کر پھر صابن کو اچھی طرح نکال دیں، پھر تین مرتبہ اس طرح پانی بہائیں کہ اس کے ہر ریشے پر پانی جاری ہو جائے، اس طرح طاہر کر کے اسے خشک کر لیں۔

اس کے بعد اسے خوشبو وغیرہ لگا دیں، آجکل خوشبو کے لیے پرفیومز استعمال ہوتے ہیں جن میں الکحل یعنی شراب شامل ہوتی ہے، یہ نجس ہیں، کوئی دیسی طرز کی خوشبو لگائیں۔

4 ...... مصلی یا جائے نماز جسے سجادۂ عبادت بھی کہتے ہیں، ان میں سے جو عبادت کے لیے رکھیں، اسے بھی طاہر کر لیں، جیسے لباس کو طاہر کیا تھا۔

5 ...... اس نماز میں تسبیح کی ضرورت بھی ہوتی ہے، خاک شفا کی ہو تو بہتر ہے یا کوئی دیگر تسبیح ہو تو کوئی حرج نہیں، (اسے بھی طاہر کر لیں۔) منسوبات

عبادت کی عزت کرنا بہت ضروری ہوتا ہے، تسبیح چاہے کوئی بھی ہو اسے کھڑے کھڑے مصلیٰ پر نہیں پھینکنا چاہیے، مصلیٰ اور جائے نماز کو ادب اور احترام سے اٹھا کر رکھنا چاہیے، جو شخص عبادت سے وابستہ چیزوں کا احترام نہیں کرتا اس کے لیے عبادت کے اصل مقصد کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے، یہ بات یاد رکھیں کہ

''با ادب بامراد...... بے ادب بے مراد''

﴿6﴾...... ان تین دنوں میں لذائذ سے بچنا چاہیے، پرتکلف غذا، لذیذ کھانے، لذیذ مشروبات، فرائض ازدواجی (مباشرت) سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، جن آنکھوں سے زیارتِ امام زمانہؑ کرنا چاہتے ہیں ان آنکھوں کی حفاظت کریں، ٹی وی، کیبل، انٹرنیٹ وغیرہ سے نگاہوں کو نجس نہ کریں، ہر بری نگاہ سے بچنا ضروری ہے۔

غذا کے معاملہ میں امیر المومنینؑ نے جو کی روٹی اور نمک کھا کر ہمیں سکھا دیا ہے کہ نانِ جویں سے عبادت کی افادیت بڑھ جاتی ہے اور مرغن غذاؤں سے کم ہو جاتی ہے، سلسلہ نماز توسل میں ہمیں سنت امیر المومنینؑ پر عمل کرنا چاہیے۔

﴿7﴾...... جب بدھ کی رات ہو جائے تو پھر آدھی رات کے بعد تقریباً ساڑھے بارہ بجے کے بعد اٹھ کر پہلے وضو کرے، پھر غسل ترتیبی یا ارتماسی جو بھی کر سکے کرے، اور دورانِ غسل و وضو صلوات کاملہ (یَارَبِّ محمد و آلِ محمد. صَلِّ علٰی محمد و آلِ محمد. و عَجِّلْ فَرَجَ آلِ محمد) کا ورد جاری رکھے، بعد از غسل وہ پاکیزہ لباس پہن لے، اگر تولیہ وغیرہ استعمال کرنا ہو تو اسے بھی دن کو طاہر کر کے لباس کے ساتھ رکھ دے، غسل کے دوران یہ دعا بھی کرے۔ اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطهرین.

﴿8﴾...... نمازِ توسل کے لیے ضروری ہے کہ خلوت اور تنہائی میں ادا کرے اور کسی ایسی جگہ پر ادا نہ کرے کہ جہاں کوئی دیگر آواز یکسوئی کو توڑ ڈالے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ زیرِ آسماں پڑھیں **تو** بہتر ہے، کسی کمرے میں ادا نہ کرے، صحن میں یا گھر کی چھت پر ادا کریں۔

﴿9﴾...... جب مقام عبادت پر پہنچے تو مصلیٰ کو احترام سے بچھائیں **اور** اس پر کھڑے ہو تو فوراً سجدۂ تعظیم بجالائے کیونکہ اپنے برابر کے لوگوں کو صرف سلام کہہ دینا کافی ہوتا ہے، مگر امام زمانہؑ کو سلام نہیں سجدہ بجائے سلام پیش کرنا ہوتا ہے، اور اس دوران میں صلوات کاملہ کا ورد زبان پر جاری رہے۔

﴿10﴾...... جب سجدہ میں سر رکھے تو ستر(70)مرتبہ اس طرح استغفار کرے ''استغفر اللہ ربی واتوب الیہ '' پڑھے، اور پھر نماز توسل کے لیے کھڑا ہو جائے۔

﴿11﴾...... یہ نماز دو رکعت ہوتی ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس نماز کو توسل بہ امام زمانہؑ کی نیت سے ادا کرے، کہ میں طلب ہدایت کے لیے اپنے امامؑ زمانہ سے توسل کرتا ہوں، رابطہ اور زیارت چاہتا ہوں، یہ فقرے زبان پر ادا نہیں کرنا ہوتے دل میں صرف نیت رکھنا ہوتی ہے، تکمیل نیت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ نماز شروع کرے، جیسا کہ نماز صبح کو ادا کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے سورہ الحمد (فاتحہ) شروع کرنا ہے، جب اس فقرے پر پہنچیں تو اس فقرے کو ایک سو(100)مرتبہ دہرائیں اس لیے اس نماز میں تسبیح کو دائیں ہاتھ میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

☆ ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' 100 مرتبہ جب یہ سو مرتبہ مکمل ہو جائے تو پھر آگے سورہ کی تلاوت مکمل کریں، اس کے بعد سورۃ قدر یعنی انا انزلنا کو سات مرتبہ پڑھ لیں، اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں آ جائیں، رکوع میں ''سبحان ربی العظیم وبحمدہ ''7 مرتبہ پڑھیں پھر قیام میں واپس آ جائیں اور یہاں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے کی تسبیح 7 مرتبہ ادا کریں یعنی

☆ سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ پڑھیں۔

☆ اسی طرح دوسری رکعت پڑھنا ہے، سورحمد میں ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' 100 مرتبہ پڑھ کر اسے مکمل کرنا ہے، اس کے بعد سورہ قدر پڑھیں یا سورہ اخلاص ان میں سے جو پڑھیں سات مرتبہ پڑھیں اس کے بعد دعائے قنوت ادا کریں، یعنی سورۃ قدر کے بعد دعا کریں اور اس میں دعائے تعجیل فرج یعنی ''اللھم کن لولیک'' کی تلاوت کریں صلوات کاملہ

(یارب محمدؐ و آل محمد۔ صلی علیٰ مُحمد و آلِ محمدؐ۔ و عجل فرج آلِ محمدؐ)

چالیس مرتبہ ادا کریں، اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح اس رکعت کو مکمل کریں۔

تشہد اور سلام کے فوراً بعد سجدہ میں چلے جائیں، اب یوں سمجھیں کہ آپ بارگاہ امام زمانہ ؑ میں پہنچ چکے ہیں، سجدہ میں جانے کے بعد فوراً ایک سانس میں جتنی مرتبہ ہو سکیں استغفر اللہ ربی واتوب الیہ استغفار کر لیں۔ اس کے بعد اس طرح اپنی گفتگو کا آغاز کریں۔

اے میرے شہنشاہِ معظم عج! میری رگِ گردن کے مالک عج! اے میری جان و مال و عزت و ناموس و دین و دنیا کے مالک عج! میں آپ عج کا عبدِ مملوک ہوں، لیکن میری زندگی معصیت اور گناہوں میں گزری ہے، میں جملہ گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میں مجرم ہوں۔

جب اس مقام پر پہنچیں تو اپنے جتنے گناہ یاد آ سکیں، ایک ایک کو بیان کریں اور گریہ و زاری سے معافی طلب کریں، اس کے بعد عرض کریں کہ اے میری ہر چیز کے مالک عج! جو گناہ مجھے یاد نہیں وہ آپ کو تو معلوم ہیں میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے وہ گناہ بھی کئے ہیں، مگر آپ کے درِ اقدس کے سوا کہیں سے بھی معافی نہیں مل سکتی، آپ عج معاف فرمائیں گے تو خالق بھی درگزر فرمائے گا، میرے پاس جو کچھ ہے یہ میرا نہیں ہے، اس کے مالک آپ عج ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ میرے پاس جو کچھ ہے اس میں سے کیا مجھ پر حلال ہے اور کیا حرام ہے، آپ عج مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ میں آپ عج کے حلال کردہ کو حلال مانوں، اور آپ عج کے حرام کردہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دوں، اور آپ عج کی عطا کردہ توفیق سے آپ عج کی اطاعت اور نصرت کے لیے کمربستہ رہوں مجھے آگاہ فرمائیں کہ میں آپ عج کے جدِ اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی دین کس سے حاصل کروں؟ امامِ زمانہؑ جس کے بارے میں آپ اشارہ فرمائیں گے میں اس کی اطاعت و فرمان کو آپ عج کی اطاعت تصور کروں گا، ہاں اگر آپ عج نے میری ہدایت نہ فرمائی اور مجھے زیارت کروا کے میری رہنمائی نہ فرمائی تو پھر بروزِ قیامت میں کسی چیز کا جوابدہ نہ رہوں گا، اگر خالقِ کائنات پوچھے گا کہ تو کیوں گمراہ ہوا تو میں عرض کر دوں گا کہ میرے ہادیٔ زمانہ نے مجھے ہدایت فرمائی

ہی نہ تھی پھر عرض کریں اے میرے مولاعج! اے میرے کریم آقاعج! مجھ پر کرم کریں مجھ بدکردار کو ابدی ہلاکت سے بچائیں، ابلیس ہماری گردنوں پر سوار ہو چکا ہے، نفس امارہ نے ہمیں اپنا غلام بنالیا ہے، دوست کے لباس **میں** ہر طرف دشمن دین موجود ہیں، ہماری گمراہی یقینی ہے، جب تک آپ عج نجات نہ بخشیں ہم اس تاریک رات میں ہلاکت سے نہیں بچ سکتے جب تک آپ نہ بچائیں۔

نوٹ: یہ ضروری نہیں کہ الفاظ یہی ہوں، ضروری یہ ہے کہ جذبات یہی ہوں، اور ان میں سچائی ہو، اور اس مقام پر سچائی کا سب سے بڑا ثبوت اشک ندامت ہیں کیونکہ گریہ وزاری سے حصول مراد آسان ہو جاتا ہے، محبوب حقیقی جتنا کرم آنسوؤں پر فرماتے ہیں اور کسی چیز پر نہیں فرماتے، بعض لوگ تو اس عمل کو چالیس دن تک کرتے ہیں، بعض تین دن، سات دن، یا دس دن میں بھی مراد کو پا لیتے ہیں، بات جذبات کی صداقت کی ہے، اطاعت امر کا جذبہ جتنا شدید ہوگا، زیارت کا شرف اتنا ہی جلدی حاصل ہو جاتا ہے۔

زیادہ سے زیادہ یہ نماز چالیس دن تک ایک ہی جگہ ایک ہی وقت پر ادا کی جاتی ہے، اور کم از کم تین دن کی حد ہے، چالیس دن تک کرنے سے ضرور مراد حاصل ہوتی ہے۔

جب اپنا عمل مکمل کر لیں تو 313 مرتبہ صلوات کاملہ پڑھ کر سجدۂ شکر کر کے واپس آ جائیں، پاکیزہ بستر پر سو جائیں، اور زبان پر صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھیں جن ایام میں یہ عمل کرنا ہے ان میں کوئی غیر اخلاقی کام نہ کریں اور نماز توسل کا احترام کریں، تا کہ مالک حقیقی عج کو یقین ہو جائے کہ ہم واقعی ان کے ضرورت مند ہیں، پیاسے ہیں۔

امام زمانؑ کے حقوق

یوں تو ان کے حقوق کا شمار نہیں ہو سکتا لیکن شعور کو سمت دینے کی خاطر کچھ عرض خدمت ہیں۔

1. امام زمانہؑ اس زمانے میں ہمارے مالک و مولا ہیں
2. امام زمانہؑ کے وجود مقدس ہی کی بدولت کائنات قائم ہے۔
3. اس زمانے کے شیعوں نے بروز محشر امام زمانؑ کے نام ہی سے پکارا جانا ہے۔
4. سید الانبیاءؐ کی دستار کے وارث امام زمانؑ ہیں۔
5. اس زمانے میں رب العالمین کے نائب اور خلیفۃ الرحمٰن امام زمانؑ ہیں۔
6. آج جتنے بھی حقیقی سادات عظام ہیں ان کے لیے خاندان کے سردار امام زمانؑ ہیں۔
7. تمام آل محمدؐ کے واحد وارث امام زمانؑ ہیں۔
8. جو شخص محمدؐ و آل محمد کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے تو اس صلہ رحمی کے محور امام زمانؑ ہیں۔
9. امام زمانؑ ہی خاتم الاوصیا ہیں۔
10. امام زمانؑ منتقم اولی المظلومین کائنات کے تمام مظلوموں کے خون کا بدلہ لینے والے ثائر البائر (خون کا بدلہ خون سے لینے والے) ہیں۔
11. تمام انسانوں میں سب سے زیادہ سن رسیدہ امام زمانؑ ہیں۔
12. شریعت الٰہیہ کے حاکم امام زمانؑ ہیں۔
13. تمام مخلوقات کے نجات دہندہ امام زمانؑ ہیں۔
14. زمانے کے لیے حجت اور ہادی من جانب اللہ امام زمانؑ ہیں۔
15. آج کے مسلمانوں سے اجر رسالتؐ وصول فرمانے والے امام زمانؑ ہیں۔

16 تمام انسانیت کا مستقبل امام زمانؑ سے وابستہ ہے۔

17 ہر مظلوم کے اپنے معاشرے پر کچھ حقوق ہیں اس دور کی مظلوم ترین ہستی امام زمانؑ ہیں۔

18 تمام مخلصین کے محبوب حقیقی امام زمانؑ ہیں۔

19 شہدائے کربلا و اسیران کوفہ و شام کے جگر سوختہ وارث امام زمانؑ ہیں۔

20 دین اسلام کو مکمل طور پر نافذ کرنیوالی ذات امام زمانؑ ہیں۔

21 امام زمانؑ کی ذات ہی دین کی مہار ہے۔

22 امام زمانؑ کی ذات سے ہی اصلاح دنیا ہے۔

22 امام زمانؑ کی ذات سے ہی اصلاح دنیا ہے۔

23 امام زمانؑ کی ذات سے ہی عزت مسلمین ہے۔

24 شجر اسلام کی جس قدر شاخیں ہیں ان کا اصل سبب امام زمانؑ ہیں۔

25 حدود اللہ کے نفاذ کا انحصار امام زمانؑ پر ہے۔

26 اس زمانے کی تمام مخلوقات پر اللہ کی طرف سے گواہ امام زمانؑ ہیں۔

27 حلال و حرام کا تعیین و نفاذ بھی امام زمانؑ ہیں۔

28 نعمتوں کی فراوانی کا سبب امام زمانؑ ہیں۔

29 خیرات و صدقات کا سلسلہ امام زمانؑ کے کرم کا ہی اک باب ہے۔

30 دشمنانِ الٰہیہ سے قدم قدم پر بچنے کا راستہ امام زمانؑ ہیں۔

31 دور حاضر میں ایمان کے اظہار (مظہر الایمان) کا نام امام زمانؑ ہیں۔

32 فتنہ زمان، جور زمان، شر شیطان سے بچانے والی ذات امام زمانؑ ہیں۔

ایک تسبیح دعائے تعجیل مکمل

اللّهم كن لوليّك الحجّة ابن الحسَنؑ صلواتك عليه وعلى آبائه،
طاهرين و اولاد المعصومين في هذه السّاعة وفي كلّ ساعة،
من ساعات اليل والنهار وليّاً وحافظاً، وقائداً وناصراً، ودليلاً وعيناً،
حتى تسكنه أرضك طوعاً، وتمتعه فيها طويلاً

پانچ تسبیح درود کاملہ۔

يا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَ آل مُحَمَّدٍ صَلّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آل مُحَمَّدٍ وَ عَجِّلْ فَرَجَ آل مُحَمَّدٍ

192 مرتبہ:

یارب الحسینؑ۔ بحق الحسینؑ۔ اشف الصدر الحسینؑ بظھور الحجۃ القائمؑ عجل اللہ فرجہ الشریف

ایک تسبیح:

يا غياث المستغيثين اغثني ادركني

تمام اسماء مقدسہ پانچ پانچ دفعہ تلاوت کریں آنسوؤں کے ساتھ

العجل یا شریک القرآنؑ۔ العجل یا مظہر الایمانؑ۔ العجل یا قامع الکفر والطغیانؑ۔ العجل یا دافع الظلم والعدوانؑ۔ العجل یا بقیۃ اللہ فی الارضؑ۔ العجل یا صاحب العصر والزمانؑ۔ العجل یا سلطان زمانہؑ
العجل یا وارث آل محمدؑ۔ العجل یا ظاہر آل محمدؑ۔ العجل یا باطن آل محمدؑ۔ العجل یا خاتم آل محمدؑ العجل یا قائم آل محمدؑ۔
العجل یا ولی المظلومینؑ۔

العجل۔ العجل۔ العجل۔ العجل۔ العجل۔

0315 3212514 www.asadbukharii.com